رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۶۰

جاری شدہ ۱۹۲۸ء

رسول اللہ آپ لطفِ جمیل ۔ جھلکیاں مصنف کی کچھ نور آتی ہیں

سفیرِ رزق مخلوقات عالم

علمی ادبی اصلاحی مجلّہ

پیغامِ حیات

ایڈیٹر شیخ محمد اسماعیل

منظور کردہ سررشتۂ تعلیم پنجاب بموجب سرکلر نمبر ۲۰۰۶۶ (ت) مورخہ ۷ / اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء
منظور کردہ سررشتۂ تعلیم حیدرآباد دکن بموجب سرکلر نمبر ۱۳۵۴ داقع ۲۱ تیر سنہ ۱۳۴۶ ف
منظور کردہ سررشتۂ تعلیم ممالک متوسط و برار بموجب آرڈر نمبر ۲۸۶۵ مورخہ ۲۸ / اپریل سنہ ۱۹۳۸ء
منظور کردہ سررشتۂ تعلیم صوبہ بہار بموجب آرڈر $\frac{6282}{4P/38}$ مورخہ ۲۰ / جون سنہ ۱۹۳۸ء

جلد ۴	پانی پت (ضلع کرنال) بابت ۲۳ اکتوبر و یکم نومبر سنہ ۱۹۳۸ء	نمبر ۱۶ و ۱۷

نہایت پُر لطف ادبی سلسلہ:-

بہترین اُردو اشعار کا بہترین انتخاب

لسانُ العصر حضرت اکبر الہ آبادیؒ کے مُنتخب اشعار

(۲۶)

کریما بہ بخشائے بر حالِ قوم
صلوٰۃ آست رائج در ایشاں نہ صوم

مرے شکووں سے کیوں بھرتے ہیں وہ اخبار کے کالم
کوئی یہ شیخ سے کہدے کہ سُننے قبلۂ عالم

جدھر صاحب اُدھر دولت، جدھر دولت اُدھر چندہ
جدھر چندہ اُدھر آنرز، جدھر آنرز اُدھر بندہ

مغربی ڈھول کا سر میں نہ پہنچا تھا اثر
اس قدر بات بہت خوب بھی عملے میں

بہت روئے وہ اسپیچوں میں حکمت اس کو کہتے ہیں
میں سمجھا خیر خواہ ان کو حماقت اس کو کہتے ہیں

عقل سپُرد ماسٹر، مال سپُرد آں جناب
جان سپُرد ڈاکٹر، رُوح سپُرد ڈارون

بنے بندر سے ہم انساں ترقی اس کو کہتے ہیں
ترقی پر بھی نیٹو بدنصیبی اس کو کہتے ہیں

نیست کس معروف کارِ دیں بہ قلبِ مطمئن
یک فنائی الآنرست و یک فنائی اللہ ڈارون

لیسنس ہتھیار کا ہے نہ زور
کہ ٹرکی کے دُشمن سے جا کر لڑیں

نہ دل ہے ہم کو سنے ہیں، مگر
کہ دلی کی آریوں میں کیڑے پڑیں

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر ذکر کرتا ہے خدا کا اس زمانے میں

قسمت کا نام لے کر اب بھی گلہ ہے جائز
لیکن اسی کو بی۔ اے، ایم۔ اے جو ہو چکا ہو

لے بی ہوٹل میں پیو چندہ بھی دو مسجد میں
شیخ بھی خوش رہیں، شیطان بھی بیزار نہ ہو

پھر سکتی نہیں تقوٰی سے مجھے کوئی صدا
شرط یہ ہے کہ وہ پازیب کی جھنکار نہ ہو

مغرب نے سایہ ڈالا بتوں پر اثر کے ساتھ
ساری بھی اُن کی ہو گئی غائب کمر کے ساتھ

چھوڑ کر صحنِ حرم اکبر ہے محوِ طوفِ دیر
عزتیں گو اب بھی ہوتی ہیں مگر ذلت کے ساتھ

کریما بہ بخشائے بر حالِ بندہ
کہ ہستم اسیرِ کمیٹی و چندہ

عُمر گذری ہے اسی بزم کی طراری میں
دوسری پشت ہے چندے کی طلبگاری میں

کیسہ خالی ہے بکس خالی ہے
جو کچھ ہے یہاں پلیٹ میں ہے

کہاں باقی ہے ہم میں وہ اورادِ سحر گاہی
وظیفے کی جگہ پاینیر یا I . D. T ہے

اغیار تو دُنیا میں اُٹھائے ہوئے سر پر
ہم بیٹھے ہیں اس طرح کہ اُٹھتا نہیں سر بھی

اغیار تو رگ رگ سے ہماری ہوئے واقف
ہم وہ ہیں کہ پاتے نہیں اُس بت کی کمر بھی

(باقی آئندہ)

جلد ۱۴ اخبار پیغام حیات پانی پت نمبر ۱۶ و ۱۷
۲۴ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۸ء

پنجاب کے اہلِ دیہات کیلئے سُنہری قوانین

یعنی

مظلوم کسانوں اور غریب زمینداروں کے لئے عید کا دِن

پاس شدہ تمام قوانین کی مکمل تشریح

قانون رجسٹری ساہوکاران پنجاب

(بسلسلہ گذشتہ)

اپیلیں۔ نگرانی اور سرٹیفکٹ

۱۱۔ (۱) کلکٹر کے حکم زیر دفعہ ۶ کے خلاف جس کے ذریعہ لائسنس کی تنسیخ کی گئی ہو کمشنر کے رُوبرو اپیل ہو سکے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس حکم کے خلاف اپیل کی جائے۔ اس کے صدور کے ۳۰ دن کے اندر اندر وہ مدت وضع کرنے کے بعد جو ایسے حکم کی نقول حاصل کرنے کے لئے درکار ہو، اپیل دائر کی جائے گی ۔

(۲) اگر حکم اوّل یا حکم در بارہ اپیل سنانے کے وقت ساہوکار یا اپیل کنندہ موجود نہ ہو تو ایسے حکم مذکور سے ایسے طریق پر مطلع کیا جائے گا، جو متعین کیا گیا ہو۔

(۳) کمشنر اپیل خارج کرتے وقت ساہوکار کو ایک سرٹیفکٹ عطا کرنے کا مجاز ہوگا، جس میں اُن قرضہ جات کی تخصیص کی جائے گی، جن کے متعلق وہ نالش دائر کر سکتا ہو، یا ایسی ڈگریوں کی تخصیص کی جائے گی، جن کے اجراء کے لئے درخواست گزرانی جا سکتی ہو۔

(۴) کوئی ساہوکار کلکٹر کے کسی حکم کے خلاف زیرِ دفعہ ۶ اپیل کے بغیر کلکٹر کے اس حکم کے صدور کے (جس کے ذریعہ اس کا لائسنس منسوخ کیا گیا ہو) ۳۰ یوم کے اندر کمشنر سے ایک ایسے سرٹیفکٹ کے لئے درخواست کر سکتا ہے، جس کی نوعیت تحتی کلاز ۳ میں واضح کی گئی ہے۔

(۵) کمشنر بطورِ خود یا کسی متعلقہ فریق کی درخواست پر متعلقہ ساہوکار کو اپیل کا فیصلہ ارسال کرنے کے ۳۰ یوم کے اندر اندر کسی وقت اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی کرنے کا مجاز ہوگا۔

مستثنیات

۱۲۔ صوبوی حکومت بذریعہ اعلان کسی شخص یا اشخاص کی جماعت کو اس قانون یا اس کے کسی حکم کے اطلاق سے مستثنےٰ کرنے کی مجاز ہوگی۔

قواعد وضع کرنے کے اختیارات

۱۳۔ (۱) اشاعت ماقبل کے تابع صوبوی حکومت ایکٹ ہٰذا کے احکام کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے قواعد وضع کرنے کی مجاز ہوگی۔

(۲) بالخصوص اور اختیارات ماسبق کی عمومیت پر ضرر انگیز اثر ڈالے بغیر ان قواعد میں مندرجہ ذیل اغراض کے لئے احکام وضع کئے جا سکتے ہیں:۔

(الف) اس امر کا تعین کہ کوئی ساہوکار کس مقام پر اپنا نام رجسٹری کرانے یا لائسنس حاصل کرنے کے لئے درخواست کرے، اور جو ساہوکار ایک سے زیادہ اضلاع میں کاروبار کرتا ہو۔ اسے کس ضلع یا کن اضلاع میں اپنا نام رجسٹری کرانا ہوگا، اور لائسنس کس رقبہ کے لئے بروئے قانون جائز ہوگا۔

(ب) کسی ساہوکار کے لائسنس کے اجراء یا تجدید کے لئے واجب الادا فیسوں کی شرح کا تعین۔

(ج) لائسنس کی فارم اور ان شرائط کا تعین جن کے ماتحت کوئی لائسنس جاری کیا جائے گا۔

(د) وہ تفصیلات جو ساہوکار کو اپنا نام رجسٹری کراتے وقت بہم پہنچانی ہوں گی۔

لنڈن سے دوسرا خط

لاف برا کالج اور گلول پارک کے دلچسپ حالات

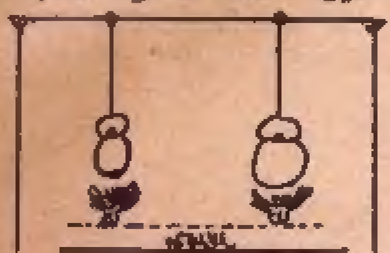
[از شیخ معین الدین صاحب بی۔ اے مقیم لنڈن]

(بسلسلۂ گذشتہ)

پھر بھی یہاں کا عام دستور ہے کہ بچے، جوان، بوڑھے مرد اور عورت تمام ہفتہ اور اتوار کو ضرور کسی نہ کسی کھلی جگہ جا کر کم از کم چند گھنٹے صرف کرتے ہیں۔ معمولی قسم کا کھانا ساتھ لیجاتے ہیں، کیونکہ پارک اور جنگلوں میں آگ جلانیکی ممانعت ہے۔ لنڈن جیسے شہر میں اس قسم کے میدان بے انتہا ہیں۔ روز بروز ان کی تعداد میں ترقی ہوتی جارہی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ان معاملات میں صرف گورنمنٹ ہی مدد نہیں کرتی، بلکہ امرا قوم کے لئے اپنی دولت اور زمینیں وقف کر دیتے ہیں۔ جس قدر بڑے بڑے پارک ہیں، سب ایک زمانے میں کسی نہ کسی کی ملکیت تھے۔ جن کو قوم کے نام اس غرض سے وقف کر دیا گیا کہ قوم کے بچوں اور بوڑھوں کو کھلی ہوا نصیب ہو اور کھلے میدانوں میں اکثر وہ قدرت کا مطالعہ کریں۔

خیر۔ میں گلول پارک ۲۹ر اگست کی دوپہر کو ریل گاڑی سے پہنچا۔ یہ جگہ لنڈن سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے وہاں پہنچتے ہی ہمیں آٹھ آٹھ کے پٹرولوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر پٹرول کو دو خیمے مل گئے۔ جن میں ہر ایک شخص کے لئے ایک ایک ٹوشک اور ایک ایک تکیہ موجود تھا۔ پکانے کے برتن اور اسی قسم کی کئی اور چیزیں موجود تھیں۔ ہمارے پٹرول کا نام ([illegible]) تھا۔ ہر سکاوٹ نے اپنا سکارف (رومال) اُتار دیا، اور یہاں سے اس کو ایک سکارف عاریۃً مل گیا۔ پھر ہمیں ایک شخص آس پاس کی تمام چیزیں اور راستے دکھا دیا۔ رات کا کھانا ہمیں پکا پکا بلا۔ کھانے کے بعد مسٹر ولسن کیمپ چیف نے سکاوٹنگ کے متعلق ایک عام تقریر کی، اور چند ہدایات بھی دیں بعد ازاں ہم نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ہر شخص دو روز کھانا پکائے۔ ایک روز پٹرول کا لیڈر بنے، اور دو روز پانی لانے اور جھاڑو وغیرہ دینے کا کام کرے ہمارا روز کا پروگرام یہ تھا:۔

صبح سات بجے سے پہلے اُٹھنا، اور نہا دھو کر کھانے سے فارغ ہونا لیکن کھانا پکانے والے پہلے اُٹھتے، تاکہ کھانا وقت پر مل جائے۔ ۹ بجے معائنہ ہوتا تھا۔ کسی روز کیمپ چیف خود معائنہ کرتے کسی روز پٹرول لیڈروں کو معائنہ کے لئے بھیجتے، اور کسی روز صبح کی بجائے شام کو معائنہ کرتے۔ سوا نو سے ایک بجے تک سکاوٹنگ کا کام ہوتا تھا۔ ڈیڑھ بجے کھانے سے فارغ ہو کر کسی ایسے کام میں مشغول ہوجاتے تھے جس کا اُس روز امتحان پاس کرنا ہوتا تھا۔ مثلاً گرہ باندھنا، کار آمد چیزیں بنانا۔ کسی قسم کی تصویر کھینچنا وغیرہ وغیرہ۔ تین بجے پھر سکاوٹنگ کا کام ہوتا تھا۔ شام کو سات بجے کھانا کھاتے، اور ہر دوسرے روز کیمپ فائر پر گیت ہوتے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ کھانا انگریزی طریقہ سے پکانا پڑتا ہے۔ اس طریقہ سے مجھے پکانا نہیں آتا تھا، لیکن تیسرے روز جب میرا نمبر آیا تو معلوم ہوا کہ انگریزی کھانا پکانا نہایت ہی آسان ہے۔ سب سے بڑی آسانی کی بات یہ ہے کہ روٹی پکانی نہیں پڑتی۔ صبح کے وقت چائے، دودھ، انڈا، مکھن، توس وغیرہ ہوتے تھے۔ دوپہر کو کچھ پکانا نہیں پڑتا تھا۔ ڈبل روٹی مکھن، سبز ترکاری، پنیر، دودھ وغیرہ ملتا۔ رات کو البتہ گوشت وغیرہ اور کوئی میٹھی چیز پکاتے تھے۔ جس طرح ہم ہندوستانی چولھے پر ہنڈیا رکھ دیتے ہیں، اس طرح یہ لوگ نہیں کرتے۔ بلکہ چولھا بنا کر اس کے برابر دو لکڑیاں زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ ان دو لکڑیوں کے اوپر ایک اور لکڑی ڈھائی فٹ کی اونچائی پر چولھے کے متوازی باندھ دیتے ہیں۔ ہنڈیا کو تار میں باندھ کر اس لکڑی پر لٹکا دیتے ہیں۔ اس کی شکل ایسی ہوتی ہے:۔



ایک روز ہم نے اپنا اپنا کھانا الگ پکایا۔ ہمیں ہر ایک کو صرف ایک چھوٹی سی ڈھکنے دار دیگچی ملی۔ دو انڈے، کچھ گوشت، تھوڑا آٹا، تین آلو، پیاز، شلغم، دودھ وغیرہ۔ اور ہم سے کہا گیا کہ اسی پر ہم ۲۴ گھنٹے بسر کریں۔ میں نے تو اپنے آٹے کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں پکائیں۔ ڈھکنے کو توا بنایا، اور پلیٹ میں آٹا گوندھا۔ انگریزوں کو یہ بڑی عجیب بات لگی۔ کئی نے نقل بھی کرنی چاہی، لیکن ان کو ذرا مشکل معلوم ہوئی۔ گوشت اور ترکاریاں ملا کر سٹیو بنایا۔ ایک اینٹ کو گرم کر کے اس کے اوپر انڈا تلا۔ غرضیکہ کسی نہ کسی طرح سے ہر ایک نے کھانا پکایا۔ کم از کم میں تو بھوکا نہیں رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک شخص کو تیار رہنا چاہئے کہ اگر ایسا موقع آجائے، جہاں کھانا آسانی سے نہ مل سکتا ہو تو تھوڑے سے سروسامان سے بچارے اپنا پیٹ اس طرح بھر سکے کہ بعد میں کوئی تکلیف نہ ہو۔

(باقی آئندہ)

ظریفانہ: نکاہات:-

آزادی کا ترانہ

یہ واویلا ہے کیوں، کس واسطے ہیں لوگ فریادی؟ — اُٹھائی جاری ہے کیوں عبث تحریکِ آزادی
یہ آزادی جو حاصل ہے ہمیں آخر یہ کیا کم ہے — اب اس کے بعد کیا رونا ہے اب کس بات کا غم ہے
جو سچ پوچھو تو ہم آزاد و خود مختار ہیں اب بھی — باطمینان زیرِ سایۂ سرکار ہیں اب بھی
میسر ہیں ہمیں سب راحتیں عیش و مسرت کی — گزرتی ہیں بڑے آرام سے گھڑیاں فراغت کی
کہیں بیٹھیں کہیں اُٹھیں، کہیں آئیں، کہیں جائیں — یہ ناممکن ہے اپنے پر کسی کو معترض پائیں

دھڑلّے سے شراب اب ہم کو پینے کی اجازت ہے — ہمیں دروازۂ میخانہ گویا بابِ جنت ہے
نہ سیندھی اور تاڑی سے ہے کوئی روکنے والا — نہ کوئی سُلفہ و بھنگ و چرس پر ٹوکنے والا
کھلے بندوں سرِ بازار کرتے ہیں ہم اوباشی — ہمیں لیسنس دیتی ہے حکومت بہرِ عیاشی

جُوا ہم کھیل سکتے ہیں باطمینانِ رُوحانی — ہمارے "چھڑ" ہیں قائم سب پولیس کی زیرِ نگرانی
نہ ہے سٹے پہ ہم کو کرنے والا کوئی فہمائش — نہ ہم کو لاٹری ہی ڈالنے میں ہے کوئی کاوش
حکومت خود ہمارے حوصلے اکثر بڑھاتی ہے — ہمارے ساتھ بہرِ ریس میں بازی لگاتی ہے

بے تفریح ہیں عُریاں کلب احباب میں قائم — جہاں کرسوں نہیں خوف و خیالِ لومتِ لائم
جہاں پردے کا سسٹم باعثِ تخریب ہے گویا — جہاں عصمت فروشی داخلِ تہذیب ہے گویا
یہ سب کچھ دیکھتی ہے، اور حکومت چپ ہے بیچاری — تحمل ہو کر وہ ڈانٹے کیوں اس آزادی میں خوش داری

سینما ملک میں چاروں طرف پھیلے ہیں کثرت سے — فضلائے ہند سے معمور جذباتِ محبت سے
برہنہ رقص عُریاں ولولے بیباک تصویریں — ہمارے دل بہلنے کی ہیں کیا دلچسپ تدبیریں
جوانانِ وطن، تھا فرض جن کو صف شکن بننا — وہ اک شیریں کی خاطر چاہتے ہیں کوہکن بننا
نشاں کو دین کا غم ہے، نہ کچھ دُنیا کی پروا ہے — بس اب "اسپیریل" "بہرا کسی" ہے یا "سنروا" ہے
حکومت کو ان احساسات میں ہے ہم سے ہمدردی — تو کیوں ڈٹ کر نہ دیں اس راہ میں ہم دادِ نامردی

امورِ مذہبی میں ہے ہمیں آزادی کامل — رواداری کا کوئی شائبہ جس میں نہیں شامل
منائے جاتے ہیں تہوار سنگینوں کے پہرے میں — عجب اک شان ہوتی ہے محرم اور دسہرے میں
حقوقِ باہمی کی ہے بہت ہی سخت نگرانی — نہ بج سکتا ہے باجا، نہ رُک سکتی ہے قربانی
حکومت کی حمایت کا کھلا ہے سب پہ دروازہ — اُسے اس باب میں تشویش سے بے اندازہ

مقدر سے یہ سب آزادیاں حاصل ہیں جب ہم کو
پریشاں کس لئے کرتا ہے لیڈر بے سبب ہم کو

"خیام"

اشارات

(ایڈیٹر کے قلم سے)

لاہور سٹیشن پر ۱۹ر اکتوبر کو ایک بڑا مزیدار واقعہ ہوا۔ آنریبل چودھری جگ لال صاحب وزیرِ آبکاری وصحتِ عامہ حکومتِ بہار لاہور آنے والے تھے۔ چنانچہ بہت سے آدمی اُن کے استقبال کے لئے پھولوں کے ہار لے کر سٹیشن پر پہنچ گئے، اور لگے وزیر صاحب کا انتظار کرنے جس وقت فرنٹیر میل پلیٹ فارم پر پہنچ کر رُکی تو منتظر اور مشتاق ہجوم نے بے تحاشا دوڑ شروع کی کہ وزیر صاحب درجہ کو ڈھونڈ نکالیں۔ بد قسمتی یہ کہ ہجوم کے لوگ وزیر صاحب کی شکل پہچانتے نہ تھے۔ اتفاق دیکھئے کہ اسی گاڑی سے ایک وکیل صاحب پڑھ پڑھا کر ولایت سے آئے تھے، اور اُن کے رشتہ دار اُن کو ہار پہنا رہے تھے۔ بیتاب اور مشتاق ہجوم نے جو وکیل صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار دیکھے اور چند لوگوں کو اُن کے پاس کھڑا دیکھا تو فی الفور یقین کر لیا کہ یہی ہیں وزیر صاحب آبکاری حکومتِ بہار۔ بس جناب پھر کیا تھا۔ وکیل صاحب پر لگی پھولوں کی بارش ہونے اتنے ہار اُنہیں پہنائے گئے کہ سارا چہرہ ہاروں میں غائب ہو کر رہ گیا۔ وکیل صاحب ہاروں کی اس کثرت سے حیران تو بہت ہوئے، مگر ہاتھ جوڑ جوڑ کر شکریہ سب کا ادا کرتے رہے۔ دل میں خوش بھی ہوں گے کہ اب تو میں بڑا آدمی بن گیا سارا شہر میرے استقبال کو پھولوں کے ہار لے کر سٹیشن پر آ گیا ہے۔ بھلا فلک کج رفتار کو یہ بات کہاں گوارا تھی کہ کسی شخص کو خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو، یوں مفت میں ہار پہنا دئے جائیں۔ کہ اتنے ہی میں وکیل صاحب کی بد قسمتی سے کسی کو اصلی وزیر صاحب کے ڈبہ کا بھی پتہ لگ گیا، اور اس نے دوڑ کر لوگوں کو خبر کی کہ ارے کمبختو! تمہارے سارے ہار ضائع ہو گئے، وزیر صاحب تو فلاں ڈبہ میں ہیں۔ جب ہجوم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ لوگ بڑے کھسیانے ہوئے۔ بے اختیار اُن کا دل چاہا ہوگا کہ وکیل صاحب کا منہ نوچ لیں، اور سارے ہار اُن کے گلے میں سے اُتار وزیر صاحب کو لے جا کر پہنا دیں۔ اِدھر وکیل صاحب کو جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو وہ اپنے دل میں کس قدر منفعل ہوئے ہوں گے۔ کاش اُنہیں پہلے معلوم ہوتا، اور وہ فوراً کہہ دیتے کہ "نہیں بھئی! میں وزیر نہیں۔ ہاں شاید کبھی بن جاؤں۔ یہ ہار احتیاط سے رکھ لو اُس وقت پہنا دینا۔" قصہ مختصر یہ معلوم ہوتے ہی ہجوم وکیل صاحب کے پاس سے اس طرح فرار ہو گیا جیسے کسان کے آ جانے پر کھیت میں سے چڑیاں اُڑ جاتی ہیں۔ اور بیچارے وکیل صاحب اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اکیلے رہ گئے۔ جو ہار وزیر صاحب کی خوش قسمتی سے وکیل صاحب کو پہنائے نہ جا سکے تھے، اور باقی بچ گئے تھے وہ وزیر صاحب کو پہنا دئے گئے، اور اس طرح یہ پُر لطف ڈرامہ ختم ہوا۔ خیر دونوں کا گھر دیا جل گیا۔ وکیل صاحب تھوڑی دیر کے لئے خوش ہو گئے۔ وزیر صاحب کا اُن کے شایانِ شان استقبال ہو گیا۔ ہماری رائے ہے کہ آئندہ سے اجنبیوں کا بہت سوچ سمجھ کے استقبال کرنا چاہئے۔ اور خصوصاً ہار پہنانے میں تو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

دلچسپ معلومات

— آسٹریلیا میں بمقام سین آئی لینڈ میں ایسے بکرے پائے جاتے ہیں، جو درختوں پر چڑھ جاتے ہیں۔

— امریکہ کے علاقہ کنساس کا ایک حبشی بڑا کھاؤ مشہور تھا۔ وہ انڈوں کے چھلکے، شیشے کے ٹکڑے، چھلکے اور ڈنٹھل سمیت کیلے اور اخبارات بے تحاشا نگل جاتا تھا۔ ایک سانس میں تین گیلن پانی پی جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیمنٹ کی بوری کی بوری چٹ کر گیا۔

— یورپ کے علاقہ لتھونیا میں یہودیوں کا ایک مذہبی لیڈر تھا۔ جس کا حافظہ اس غضب کا تھا کہ پچیس سو کتابیں اُسے زبانی یاد تھیں۔

— انگلستان میں اب لیٹ کر چلانے والے بائیسکل تیار ہو گئے ہیں۔ ان کی رفتار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

— ایک سائنسدان پروفیسر نونے ایک ایسا آلہ دریافت کیا ہے، جس سے دُور بیٹھے لوگوں کے خیالات کا پتہ لگ سکتا ہے۔

— لندن کے چڑیا گھر میں ایک گھوڑا برس سال بھر سویا رہا۔ اور اس کی ٹھوڑی پر ایک چوہیا نے اس عرصے میں چھ بار بچے دئے۔

— سان فرانسسکو میں ایک ۲۰ سالہ لڑکی ہے جو نہایت ذہین ہے۔ وہ پچاس زبانیں جانتی ہے۔

— چین میں ایک شخص لیانگ نامی ہے۔ جس کے سر پر دو سینگ دو دو انچ لمبے نکل آئے ہیں۔

— سب سے پہلا کمبل ۱۳۴۰ء میں ایک جلاہے ٹامس نامی نے بنایا تھا۔

— انگلستان میں چوہے ہر سال تیس کروڑ پونڈ کا غذا کھا جاتے ہیں۔

(آنند سروپ) ("گلدستہ")

جانِ جہاں کی تلاش

[مولانا وحید الدین سلیم پانی پتی کے جواہر افکار]

آئے گا اک روز وہ، جبکہ اجل آئے گی — میری تمناؤں پر تیرگی چھا جائے گی
بعد مرے آفتاب، ہوگا یونہی جلوہ گر — رات کو پھیلائے گا، روشنی اپنی قمر
صبح یونہی آئے گی، شام یونہی آئے گی — گردشِ دورِ زماں، رنگ یونہی لائے گی
آئے گی فصلِ خزاں، آئے گی بادِ بہار — گرمی و سردی، یونہی آئے گی لیل و نہار
بادلوں کی آئے گی، فلک پر اک قطار — بجلیاں ہوں گی یونہی، بادلوں میں بے قرار
زمزمے مرغِ چمن، یونہی سدا گائیں گے — پھول یونہی باغ میں، رنگ نیا لائیں گے
میری نظر سے مگر، ہوگی یہ دنیا نہاں — اک نئی دنیا ہے وہ، ہوں گا میں اس دم جہاں
مل گیا مجھ کو اگر، وہ جو ہے مدِ نظر — پھر نہیں پروا، اگر چھوٹ یہ دنیا اگر
لطفِ جہاں کے جو ہیں، اس پہ وہ قربان ہیں — اس پہ فدا سب مرے عیش کے سامان ہیں

ورنہ مری "جان" میں، ہے یہ تمنا نہاں
"ڈھونڈ کے رہیے اُسے، جو کہ ہے "جانِ جہاں"

مزیدار لطیفے

ایک بڑے سیٹھ صاحب کو کسی بیماری میں آپریشن کرانے کی ضرورت پڑی۔ اپنے فیملی ڈاکٹر کی معرفت کلکتہ کے ایک بڑے سرجن سے آپریشن کرانے کا بندوبست کیا جب سرجن صاحب تشریف لائے تو ڈاکٹر سے دریافت کیا کہ آپ نے سیٹھ صاحب کو بیہوش کرنے کے لئے کونسی دوائی سنگھانے کا انتظام کیا ہے؟

ڈاکٹر نے کہا۔ اب کوئی دوائی سنگھانے کی ضرورت نہیں میں نے جب ان کو آپ کی فیس بتلائی تو وہ اسے سنتے ہی بیہوش ہوگئے، اور اس وقت سے برابر بیہوش ہیں۔ اب آپ بلا تکلف آپریشن کر دیجئے۔ ("گلدستہ")

ایک بابو صاحب نے ڈھائی سو روپے میں ایک گھوڑا خریدا۔ لیکن اگلے روز ہی وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور مر گیا۔ بابو صاحب سوداگر کے پاس گئے، اور کہنے لگے "واہ صاحب! آپ نے اچھا گھوڑا دیا، وہ ٹھوکر کھا کر مر گیا" سوداگر نے عجیب سا چہرہ بنا کر کہا۔ "جناب میرے ہاں تو وہ گھوڑا بہت شرافت کا برتاؤ کرتا تھا۔ میرے پاس دس بارہ برس رہا، مگر کوئی ایسی نامناسب حرکت نہ کی" ("گلدستہ")

معزز شخص۔ تھانیدار صاحب! میں نے جس گھڑی کی چوری کی اطلاع کل آپ کو دی تھی وہ میرے تکیہ کے نیچے مل گئی ہے آپ اب میری رپورٹ پر کوئی کاروائی نہ کریں۔

تھانیدار صاحب۔ جناب آپ بہت دیر میں پہنچے ہیں اب تو ہم نے چور کا چالان عدالت میں کر دیا ہے۔ (عروج)

ایک معزز آدمی کے پاس اس کے چند دوستوں نے شکایت کی کہ فلاں شخص کو گالیاں دینے کی بہت عادت ہوگئی ہے۔ چند دن کے بعد وہ شخص اس معزز آدمی سے ملنے آیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو گالیاں دینے کی عادت ہوگئی ہے۔ اس نے جھٹ جواب دیا۔ "نہیں صاحب آپ کو کس خبیث نے کہا ہے"۔ (عروج ۱۹۳۶ء)

مفید معلومات

کپڑے سے میوے کا داغ دھبہ چھڑانے کا نسخہ

کسی کپڑے پر میوے کا دھبہ لگ جائے تو کپڑے کو گرم صابن کے جھاگوں میں ہرگز نہ ڈالیں۔ اس سے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ صابن میں ڈالنے سے دھبوں کو پہلے خوب دھو کے مٹا دینا چاہیئے۔

پیاز کی بدبو اور دودھ کے دھبے دور کرنا

جن برتنوں میں پیاز پکتی ہے، اس کی بدبو دور کرنے کیلئے کھولتا ہوا پانی لیں، اور اس میں گرم کوئلہ ڈالیں۔ اس پانی کے دھونے سے بدبو فوراً دور ہو جائے گی۔ اگر کسی برتن میں دودھ کے دھبے پڑ جائیں، اس میں نمک اور پانی بھر کر پاؤ گھنٹہ رکھا رہنے دیں۔ ایک بڑا چمچہ نمک کا کام دیجائے گا

سر کی خشکی دور کرنا

سر کی خشکی سے بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں، اور نتیجہ گنج ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے بالکل خشک یا چکنی۔ ایسے صابن سے جس میں چربی زیادہ ہو۔ سر کو جس قدر ممکن ہو دھوتے رہیں۔ ہفتہ میں ایک دفعہ یا زیادہ کافی ہوگا بعد میں سر کو خشک کر لیا جائے۔ اس کی نہایت احتیاط رہے چندیا پر انگلیوں سے مالش کرتے رہیں۔ اس سے بال بڑھتے رہیں گے۔ بال اگر خشک ہیں تو تھوڑا سا میٹھے بادام کا تیل لگا دیں۔ مالش کرتے ہوئے چندیا کو انگلیوں سے ادھر ادھر جنبش دیتے رہیں۔ اس طریقے سے بال اگر پیدا نہ ہوں گے تو گرنے بھی بند ہو جائیں گے۔ ("عروج" ۱۹۳۶ء)

کام کی باتیں

کپڑوں کو کیڑا لگنے سے بچانے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ کپڑوں پر اور ٹرنکوں وغیرہ میں اپسم سالٹ (Epsom Salt) چھڑک دیا جائے۔

جب موسم بدل رہا ہو، خون صاف کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرو۔

آٹھ اونس کی بوتل میں اپسم سالٹ (Epsom Salt) کے تین بڑے چمچے ڈالو۔ اس میں تین لیموں کا رس اور دو چمچے خالص شہد اور ایک چمچہ گلیسرین شامل کرو۔ باقی بوتل کو گرم پانی سے بھرو۔ جب یہ تمام چیزیں حل ہو جائیں تو صبح شام ایک ایک چمچہ پی کر اوپر سے گرم پانی کا گلاس پی لو۔

کسی کپڑے کے ٹانکے ادھیڑنے ہوں تو قینچی کی بجائے سیفٹی ریزر سے کام لو۔ آدھا وقت لگے گا۔

مشین میں سلائی سے پہلے کپڑے کے کنارے پر جہاں سلائی کرنی ہے۔ صابن یا موم بتی مل لی جائے تو سخت سے سخت کپڑا بھی بآسانی گزر جاتا ہے۔ (خادم تعلیم امرتسر)

کھڑکیوں کے شیشے کسی ملائم کپڑے پر پیرافین سے رگڑ کے ملنے سے بالکل صاف ہو جاتے ہیں، اور ان میں چمک بھی آ جاتی ہے، اور مکھیاں بھی بیٹھ بیٹھ کے بیٹ نہیں کرتیں۔

باورچی خانے میں کچھ پکاتے ہوئے انگلیاں جل جائیں تو کچا آلو چھیل کے لگائیں۔ فوراً آرام آ جائے گا، اور آبلہ نہ پڑنے پائے گا۔

استری کپڑے پر اچھی طرح نہ چلے تو اسے گرم کر لیں اور موٹا پسا ہوا نمک کپڑے سے تلے پر رگڑیں، اور موٹے کپڑے سے صاف کریں۔ میل کچیل جاتا رہے گا، اور استری صفائی سے چلنے لگے گی۔

گلاب کے پھول جس گلدان میں رکھیں، اس کے پانی میں دو گرین اسپرین ملا دینے سے نہ صرف پھول

بچوں کا صفحہ:-

خدا کے ہونے کی پندرہ دلیلیں

استاذی المحترم جناب مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب مرحوم پانی پتی سابق انسپکٹر تعلیمات صوبہ بمبئی نے عرصہ ہوا یہ نہایت آسان اور سلیس اسلامی نظم مسلم بچوں کے لئے لکھی تھی، مگر اس کے چھپنے کی نوبت ابھی تک نہیں آئی تھی۔ اب میں اپنے مرحوم استاد کی یادگار کے طور پر آج اسے بچوں کے صفحے میں شائع کر رہا ہوں۔ (ایڈیٹر)

(۱) سنو بچو! اک بات تم کو سنائیں بڑے کام کی ہے وہ، آؤ بتائیں
نہیں چلتا چرخہ کبھی بے چلائے نہیں گھومتا وہ کبھی بے گھمائے
اسی طرح پھرتے ہیں جو چاند تارے کسی کے چلانے سے چلتے ہیں سارے
تو جس نے انہیں ایسا پیدا کیا ہے وہی سارے عالم کا خالق خدا ہے

(۲) علیؑ سے کسی ایک بدو نے پوچھا یہ کس طرح سمجھیں کہ بیشک خدا ہے؟
کہا جب قدم کا نشاں دیکھتے ہو تو کہتے ہو کوئی ادھر سے گیا ہے
زمیں آسماں جس کے یوں ہی نشاں ہیں وہی اک قوی اور قادر خدا ہے

(۳) یہ فرمایا صادقؑ نے اک دن کسی سے سفر ایسی کشتی کا تم نے کیا ہے
جو منجدھار میں ہو کسی وقت ٹوٹی یقیں ڈوب جانے کا جس میں ہوا ہے؟
کہا "ہاں" کہا "دل کسی پر جھکا تھا؟" کہا "ہاں" کہا "بس وہی تو خدا ہے"

(۴) یہی ایک مٹی، یہی ایک پانی یہی ایک سورج یہی اک ہوا ہے
سبھی پھول پھل ان سے ہوتے ہیں پیدا مگر بو، مزہ، رنگ سب کا جدا ہے
کیا انتظام ایسی حکمت سے جس نے وہی بس حکیم اور قادر خدا ہے

(۵) جو پھولوں کا رس مکھیاں چوستی ہیں ہر انساں کے واسطے وہ شفا ہے
مزیدار، میٹھا، کئی رنگ والا غذا کی غذا ہے، دوا کی دوا ہے
یہی عرق ہے پیٹ میں مکھیوں کے شہد بھی اسی سے زہر بھی بنا ہے
تو اے فکر والو! یہ قدرت ہے جس کی وہی ایک قادر ہمارا خدا ہے

(۶) یہی چیونٹی جو کہ ننھی سی جاں ہے بدن اس کا سانچے میں کیسا ڈھلا ہے
بڑی عقل والی، بڑی کام کاجی سمجھ بوجھ کی اس کی بس انتہا ہے
بنایا اسے جس نے کاریگری سے حکیم اور قادر وہی تو خدا ہے

(۷) ذرا کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو بدن کا ہر اک عضو جن سے بنا ہے
سب ہے اس میں حیران سب عقل والے مگر کچھ نہ سمجھے کہ یہ بھید کیا ہے
بدن ایسی حکمت سے جس نے بنایا یہ قدرت ہے جس میں وہی تو خدا ہے

(۸) چرندے، پرندے، بھی کیڑے مکوڑے ہوا، پانی کے جانور ننھے ننھے
درندے، سمندر کے جاندار، انساں غرض سارے عالم میں جن جن کے ہے جاں
نہیں جن کے لشکر کی کچھ انتہا ہے جو رازق ہے ان سب کا وہ ہی خدا ہے

(۹) چرندے، پرندے، درندے ہیں جتنے ہوا، پانی میں، یا ہیں خشکی میں رہتے
ہوئے جتنے جاندار دنیا میں پیدا ملے سب کو ان کی ضرورت کے اعضا
سمجھ پھر ملی کام لینے کی ان سے وہ سب کام لیتے ہیں اعضا سے اپنے
ہر اک عضو سانچے میں کیسا ڈھلا ہے یہ قدرت ہے جس کی وہی تو خدا ہے

(۱۰) ملی ہے جسے عقل، انساں ہے وہ جو ہے اس سے محروم، حیواں ہے وہ
بڑی اچھی دولت ہے یہ آدمی کی کہ پہچان ہے جس سے نیکی بدی کی
سمجھ بوجھ یہ جس نے انساں کو دی ہے ہمارا خدا ایک قادر وہی ہے

(۱۱) ارادے جو کرتا ہے انسان دل میں نہیں پورے ہوتے وہ کوشش سے اکثر
تو یہ جان لو! جو انہیں توڑتا ہے وہی ہے خدا اور قادر ہے سب پر

(۱۲) یہ انڈا جسے روز ہم دیکھتے ہیں بڑی حکمتوں سے بنایا گیا ہے
بھری ہے سفیدی بھی زردی بھی اس میں مگر کیسی اک دوسری سے جدا ہے
تو اے عقل والو یہ قدرت ہے جس کی وہی اک حکیم اور قادر خدا ہے

(۱۳) یہ پر، جسم چڑیوں کا جس سے ڈھکا ہے کچھ ایسے ہی سانچے میں ڈھالا گیا ہے
کہ بس دنگ رہیں دیکھ کر عقل والے نہ جانے کہ کن حکمتوں سے بنا ہے
سبک، نرم، مضبوط، چکنا ہے پیارا بھری جس میں رہتی ہمیشہ ہوا ہے
اگر عقل سے کام لیں عقل والے تو ملتا خدا کا یہاں بھی پتا ہے

(۱۴) اگرچہ کروڑوں ہیں انساں جہاں میں مگر صورت، آواز، رنگت جدا ہے
یہ جو فرق گر ایسا عالم میں ظاہر تو بس جان لو یہ کہ دنیا فنا ہے
کیا انتظام ایسی حکمت سے جس نے سوا اس کے کیا اور کوئی خدا ہے

(۱۵) ہر اک ذرہ سے اس کی حکمت ہے ظاہر ہر اک پتا دیتا اسی کا پتا ہے
مگر سب سے بڑھ کر ہماری طبیعت گواہی یہ دیتی ہے بیشک خدا ہے
کوئی اس کو قوت کہے یا کہ فطرت ہمارا خیال اس سے بالکل جدا ہے
وہ قوت نہیں ہے، وہ فطرت نہیں ہے سمجھ لو عزیزو، وہ قادر خدا ہے

دُنیا بھر کی مُنتخب خبریں

آئرلینڈ تقسیمِ فلسطین کا مُخالف ہے

مجلس اقوام کی چھٹی کمیٹی نے جب مسئلہ فلسطین پر بحث شروع کی تو نمائندہ آئرلینڈ نے اپنی تقریر میں تجویز تقسیم کی سخت مخالفت کی، اور کہا کہ یہ تجویز بدترین بدعہدی اور شدید بے انصافی ہے ؛

قسمت کا اُلٹ پھیر
(بادشاہ سے پروفیسر)

چیکوسلواکیہ کے سابق پریزیڈنٹ ڈاکٹر بینیش نے شکاگو یونیورسٹی کی پیشکش قبول کرتے ہوئے وہاں کی پروفیسری منظور کر لی ہے۔ اُمید ہے، چند ہفتوں تک وہ شکاگو چلے جائیں گے ؛

سامانِ ہلاکت کا مُقابلہ

حکومتِ فرانس اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ جرمنی کی ہوائی طاقت کے برابر اپنی طاقت کی جائے اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ فرانس میں ہر ماہ ۴۰ اور ۶۰ کے درمیان ہوائی جہاز بنتے ہیں۔ مگر جرمنی میں پانچسو ہوائی جہاز ہر ماہ بنتے ہیں۔ اب حکومتِ فرانس نے ۱۷۰۰ نئے ہوائی جہازوں کی تیاری کا آرڈر دیا ہے

ہندُوستان کی جنگی تیاریاں

ہندوستانی فوج کو اینٹی گیس کے متعلق ٹریننگ دینا شروع کر دیا گیا ہے۔ اِس مطلب کے لئے خاص نصاب مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ نصاب تھوڑی تھوڑی مدت کیلئے ہوں گے، اور ان کے ذریعہ ان افسروں کو ٹریننگ دینا مقصود ہے، جو رخصت پر ہیں۔ ٹریننگ کے دوران میں انہیں الاؤنس ملے گا ؛

افغانستان کی دُور اندیشی

کابل کی اسلحہ ساز فیکٹریاں شب و روز اسلحہ سازی میں معروف ہیں، متعدد غیر ملکی کارخانوں بالخصوص جرمن کارخانوں کو اسلحہ کے آرڈر دیئے گئے ہیں۔ افغانستان نے جو اسلحہ جرمنی سے منگوایا تھا، اُسے لاریوں کے ذریعے کابل بھیج دیا گیا ہے ؛

افغانستان فلسطین کی حمایت میں

وزیرِ خارجہ افغانستان نے برطانیہ کے وزیر خارجہ کو ایک برقیہ میں لکھا ہے کہ افغانستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات کے پیشِ نظر میں اپنی حکومت کی طرف سے آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ فلسطین میں جو حالات رُونما ہو رہے ہیں وہ ہمارے لئے بے حد تشویش کا موجب ہیں۔ حکومتِ افغانستان حکومتِ برطانیہ سے توقع رکھتی ہے کہ فلسطین کے عربوں کی حقیقی شکایتوں پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا، اور یہ کہ انہیں اپنے روایتی حقوق، مراعات اور آزادی سے متمتع ہونے کا موقع دیا جائے گا۔ اسلامی دُنیا صرف اسی شے سے مطمئن ہو سکتی ہے، اور برطانیہ کے مفاد کا بھی یہی تقاضہ ہے ؛

مسولینی اسپینی باغیوں کی پُشت پر

مسولینی نے جنرل فرانکو کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جب تک آپ کی جیت نہیں ہوگی فسطائی اطالیہ بدستور آپ کا ساتھ دے گا ؛

قیدخانوں میں پرائمری تعلیم

حکومتِ پنجاب قیدیوں کی اصلاح کے لئے ایک سکیم جاری کرنے والی ہے، جس کے مطابق جیل خانوں میں پرائمری تعلیم نافذ کی جائے گی۔ نیز امرتسر میں ایک سنٹرل جیل خانہ قائم کیا جائے گا۔ جہاں پنجاب کے دوسرے ضلعوں سے تھوڑے تھوڑے قیدی رکھے جائیں گے ؛

مسجد شہید گنج حاصل کرنیکی آخری کوشش

پریوی کونسل نے شہید گنج سے متعلق مسلمانوں کی اپیل کی سماعت منظور کر لی ہے ؛

برطانیہ کی فوجی طاقت ؟

برطانیہ کے مشہور فوجی ماہر کیپٹن ہارٹ نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ گذشتہ سیاسی بحران کے وقت لندن کی مدافعت کے لئے بمشکل ایک سو توپیں موجود تھیں، جن میں سے صرف ۲۵ توپیں دُشمن کے مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی تھیں۔ اِس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ دفاعی محکموں میں حسد ہے طیارہ شکن توپوں کا محکمہ حکومت کا بڑا منظورِ نظر ہے ؛

فریب دینے میں کمال کر دیا

اٹلی سے سونا اور نقدی باہر لے جانے کی اجازت نہیں۔ مگر حال ہی میں ایک یہودی نے پولیس کی آنکھوں میں خاک جھونکی، اور بہ مقدار سونا لے کر نکل گیا۔ یہ یہودی ساہوکار اپنی خوبصورت بیش قیمت کار میں سوار ملک سے باہر جا رہا تھا۔ سرحد پر پولیس نے اس کی کار روکی، اس کی خوب تلاشی لی۔ حتّےٰ کہ گدیاں بھی پھاڑ ڈالیں، مگر کچھ نہ نکلا۔ آخر پولیس نے اُسے جانے کی اجازت دے دی۔ یہودی نے اپنی موٹر کار کے مڈگارڈ خالص سونے کے بنوائے تھے۔ مگر ان پر معمولی رنگ کرایا تھا۔ پولیس کو اس کی طرف خیال تک نہ آیا ؛

رُوس کی حالتِ زار

ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رُوس کے ڈکٹیٹر سٹالن نے اُن تمام لوگوں کا صفایا کرنے کے بعد جن سے اُسے کسی قسم کا خطرہ تھا، اب اُن لوگوں کی طرف توجہ کی ہے، جو اس کی غربیانہ آغازِ زندگی سے واقف ہیں۔ حال ہی میں اس نے اپنے ایک قدیم ترین اور بہترین دوست کا محض اس لئے خاتمہ کرا دیا کہ وہ سٹالن کی زندگی کے آغاز کی بعض حکایتیں سُنایا کرتا تھا، جو سٹالن کے نزدیک قابلِ اعتراض تھیں ؛

مضامین حالی

مولانا حالی کے ۳۳ علمی، ادبی، مذہبی، اخلاقی اصلاحی اور تاریخی بیش بہا مضامین کا نایاب مجموعہ ہے جو مولوی سید وحیدالدین سلیم مرحوم نے ۱۹۰۳ء میں شائع کیا تھا۔ اور عرصہ دراز سے کہیں نہیں ملتا تھا۔ حال میں اس کی چند کاپیاں دستیاب ہوئی ہیں کلام حالی کے شائقین فوراً منگالیں، ورنہ ختم ہونے پر کسی قیمت سے بھی نہ مل سکے گا۔

قیمت عہ مجلد ۲ روپے

کلیاتِ نظمِ حالی

شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی کا منظوم کلام آج تک ایک جگہ جمع نہیں ہوا تھا۔ اور پورا کلام اکٹھا ایک دوکان سے ملتا بھی نہیں تھا۔ ایک نظم کہیں، تو دوسری کہیں ملتی تھی۔ نیز اکثر نظمیں نہایت غلط اور بدخط چھپی ہوئی بازار میں فروخت ہو رہی ہیں۔ ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے حالی بکڈپو نے مولانا کی تمام منظومات کو ایک مجموعہ کی شکل میں چھاپنا شروع کیا ہے۔ جس کی ابتک دو جلدیں چھپی ہیں۔ اس کلیات میں مولانا کی تمام چھوٹی بڑی۔ قدیم و جدید، متفرق اور پراگندہ نظمیں بڑی محنت اور تلاش کے بعد جمع کی گئی ہیں۔ اس میں مولانا کی ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جو ابھی تک کہیں نہیں چھپیں اور مولانا کے اپنے ہاتھ کے قلمی مسودوں سے نقل کی گئی ہیں۔

قیمت:۔ جلدِ اوّل عہ۔ مجلد للعہ
جلدِ دوم عہ۔ مجلد عہ

وبائی امراض کی موت

ریڈ کراس سوسائیٹیوں کیلئے بے نظیر تحفہ

یہ ایک نہایت ہی دلچسپ، سلیس اور عام فہم مختصر ڈرامہ ہے جس میں وبائی بیماریوں کے علاج اور ان کے انسداد کی تدابیر ایسے دلکش پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں کہ بغیر ختم کئے ہوئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ حفظان صحت کے متعلق سکولوں میں کھیلنے کے لئے اس سے بہتر ڈرامہ ابتک نہیں لکھا گیا۔ اس کی عبارت اس قدر آسان ہے کہ تیسری جماعت کا لڑکا بخوبی سمجھ لیتا ہے۔

قیمت ۴ر مجلد ۶ر

مکتوباتِ حالی

یہ کتاب مولینا حالی کے ادبی، علمی، تاریخی خطوط کا بیش بہا مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے مولینا کی بے مثل لائف اور اعلیٰ کیریکٹر کے متعلق نہایت اہم بالشان باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ عادتوں کی اصلاح حسن معاشرت کی تعلیم۔ اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے متعلق بے نظیر نصیحتوں سے کتاب بھری پڑی ہے۔

یہ خطوط انشا پردازی کا قابلِ تقلید نمونہ، اردو لٹریچر میں بہترین اضافہ اور مولانا کی تصانیف کا نچوڑ ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب کے فاضلانہ مقدمہ کے ساتھ دو جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔

قیمت:۔ جلدِ اوّل عہ۔ مجلد عصر
جلدِ دوم عہ۔ مجلد سے

مولانا حالی کے اُستاد

شمس العلماء مولانا حالی کے استادوں میں سے مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی ایک زبردست فاضل اور بے نظیر محدث تھے آپ ہی کی ذات پاک سے پانی پت تجوید و قرأت کا سب سے بڑا مرکز بنا۔ مولانا محمود الحسن اور مولانا اشرف علی جیسے فاضل یگانہ حضرات کو آپکی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ حال میں آپکی سوانح عمری شائع ہوئی ہے۔ جو عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعات سے پُر ہے۔ کتاب اس قدر خوبصورت چھپی ہے کہ اردو [illegible] بہت ہی کم سوانح عمریاں اس شان کی [illegible]

قیمت دو روپے۔ مجلد عہ

ایک نفیس ادبی تحفہ

ادبی انجمنوں، علمی اداروں، لائبریریوں اور سکولوں کے کمروں میں لگانے کے لئے یہ ایک بے نظیر تحفہ ہے اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر ایک طرف مولانا حالی کا فوٹو دوسری طرف مولانا کے اپنے قلم کی دو رباعیوں کا عکس۔ ادبی ذوق رکھنے والے اصحاب کے کمروں کی زینت۔ قیمت دو آنے ۲ر

یہ سب کتابیں منیجر حالی بکڈپو پانی پت سے طلب فرمائیں